

۷۰۔ کتاب الاطعمة

کتاب کھانوں کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یعنی کھانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں) اطعمہ طعام کی جمع ہے۔ طعام ہر کھانے کو کہتے ہیں اور کبھی خاص گیہوں کو بھی کہتے ہیں۔ لفظ طعمۃ بالفتح مزہ اور ذائقہ اور طعمۃ بالضم طعام کو کہا جاتا ہے۔ حلال حرام کھانوں کا بیان اور کھانے کے آداب ان کا بھی مسلمانوں کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے۔ اسی لیے یہ ایک مستقل کتاب لکھی گئی ہے۔

باب اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا کہ مسلمانو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے اور فرمایا کہ اور خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ مومنوں میں فرمایا کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بے شک تم جو کچھ بھی کرتے ہو ان کو میں جانتا ہوں۔

(۵۳۷۳) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، انہیں منصور نے ان سے ابو واہل نے بیان کیا، اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ پلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ سفیان ثوری نے کہا کہ (حدیث میں) لفظ ”عانی“ سے مراد قیدی ہے۔

۵۳۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «(أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَغُودُوا الْمَرِيضَ، وَلَفِّكُوا الْعَانِي)». قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ. [راجع: ۳۰۶۶]

بے گناہ مظلوم قیدی مسلمان کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ زبے نصیب اس مسلمان کے جس کو یہ سعادت مل سکے۔ اللہ جنت نصیب کرے حضرت مولانا حکیم عبدالشکور شکاروی اغی المکرم مولانا عبدالرزاق صاحب کو جنہوں نے ایک نازک ترین وقت میں میری اسی طرح مدد فرمائی تھی۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم آمین (راز)

۵۳۷۴- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، (۵۳۷۴) ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا، کہا ہم سے

محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو حازم (سلمہ بن اشجعی) نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات تک آل محمد ﷺ پر کبھی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ کچھ دن برابر انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو اور اسی سند سے۔

(۵۳۷۵) ابو حازم سے روایت ہے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ سے) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا، پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا۔ آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں، یا رسول اللہ! تیار ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا۔ میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دوبارہ پیو (ابو ہریرہ!) میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح بھر پور ہو گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا، جو آپ سے زیادہ مستحق تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر میں نے تم کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور تم کو کھانا کھلا دیتا تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ.

۵۳۷۵- و عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَفْرَأْتُهُ آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَزْتُ لَوْجِهَا مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ))، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعَسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ : ((عُذْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ))، فَعُذْتُ. فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ : ((عُذْ))، فَعُذْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ : فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ : تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ لَهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَآنَا أَفْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ : وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَذْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ.

[طرفاء فی: ۶۲۴۶، ۶۴۵۲].

شیرمچ مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا۔ میں یہی سمجھا کہ تم ایک آیت بھول گئے ہو اس کو مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ بھر کر کھانا پینا درست ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

پیٹ بھر کر دودھ پیا۔ حدیث کی گہرائی میں جا کر مطلب نکالنا غایت کمال تھا جو اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو عطا فرمایا اللہ تعالیٰ ان چمگادڑوں پر رحم کرے جو آفتاب عالمتاب کو نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے اس کے وجود ہی کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں۔ لیس ماکانوا یصنعون۔

باب کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

(۵۳۷۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا۔ اس لیے آپ نے مجھ سے فرمایا، بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

۲- باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ،

وَالْأَكْلَ بِالْيَمِينِ

۵۳۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّخْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))، فَمَا زِلْتُ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

[طرفہ فی : ۵۳۷۸]

تَشْرِیح اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت یوں کہے۔ بسم اللہ اولہ و آخرہ، اگر بہت سے آدمی کھانے پر ہوں تو پکار کر بسم اللہ کہے تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد آجائے۔ شروع میں بسم اللہ کہنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے روکا۔ اس نے کہا کہ میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا تو داہنے ہاتھ سے نہ کھائے گا، پھر اس کا دایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا۔ اس کو جھوٹ کی قدرت نے فوراً سزا دی۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ۔

باب برتن میں سامنے سے کھانا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لیا کرو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے

(۵۳۷۷) مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حنظلہ دیلی نے بیان کیا، ان سے وہب بن کیسان ابو نعیم نے بیان کیا، ان سے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے (ابو سلمہ سے) بیٹے ہیں۔ بیان کیا

۳- باب الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ)).

۵۳۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ الدِّيلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ

کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور برتن کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے نزدیک سے کھا۔

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا، فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصُّخْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلْ مِمَّا يَلِيكَ)). [راجع: ۵۳۷۶]

(۵۳۷۸) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، ان سے ابو نعیم وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ اور اپنے سامنے سے کھا۔

۵۳۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نَعِيمٍ: قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَطْعَامٍ، وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: ((سَمِ اللَّهُ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)). [راجع: ۵۳۷۶]

باب جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف ہاتھ بڑھائے بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے معلوم ہو کہ اسے کراہیت نہیں ہوگی

۴- باب مَنْ تَبَعَ حَوَالِي الْقِصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

(۵۳۷۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں بھی گیا، میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے (کھانے کے لیے) بیان کیا کہ اسی دن سے کدو مجھ کو بھی بہت بھانے لگا۔

۵۳۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خِيَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ. قَالَ: أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَرَأَيْتُهُ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقِصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ.

[راجع: ۲۰۹۲]

تشیع کیونکہ آنحضرت ﷺ کو بھاتا تھا۔ ایمان کی یہی نشانی ہے کہ جو چیز پیغمبر ﷺ پسند فرماتے، اسے مسلمان بھی پسند کرے۔ امام ابو یوسف شاگرد امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا آنحضرت ﷺ کدو پسند فرماتے تھے مجھ کو تو پسند نہیں ہے۔ امام ابو یوسف نے کہا کہ گردن مارنے کا ہتھیار لاؤ یہ شخص مرتد ہو گیا ہے، اس کی گردن مار دی جائے جو مرتد کی سزا ہے۔ یہاں سے مقلدوں کو سبق لینا چاہیے کہ ان کے امام یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کلمہ کہنا باعث کفر قرار دیا تو عبادات کی سنتوں میں جیسے آمین بالہر اور رفع یدین وغیرہ سنن نبوی ہیں۔ اگر ان کے بارے میں کوئی شخص ایسا کلمہ کہے اور ان سنتوں کی تحقیر کرے تو وہ کس قدر گنہگار ہو گا اور شرعی اسٹیٹ میں اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ رسول کریم ﷺ کی ایک چھوٹی سی

سنت کی بھی تحقیر کرنا کفر ہے، پھر ان نام نہاد علماء پر کس قدر افسوس ہے جنہوں نے عوام مسلمانوں کو درغلانے کے لیے سنت نبوی پر عمل کرنے والوں کو برے برے القاب سے ملقب کر دیا ہے۔ کوئی اہل حدیث کو غیر مقلد کہتا ہے، کوئی لاد مذہب کہتا ہے، کوئی وہابی کہتا ہے، کوئی آئین والوں سے ملقب کرتا ہے۔ یہ سارے القاب بغرض توہین زبان پر لانے گناہ کبیرہ کی حد تک پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو نیک ہدایت دے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی سنتوں کی توہین کر کے اپنی آخرت خراب کرنے سے باز آئیں۔ (آمین)

باب کھانے پینے میں داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا

۵- باب التَّيْمُنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ

قال عمر بن أبي سلمة : قال لي النبي ﷺ : ((كُلْ يَمِينًا)).

(۵۳۸۰) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، انہیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہو تا پاکی حاصل کرنے میں، جو تا پینے اور کنگھا کرنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔ اشعث اس حدیث کا راوی جب واسطہ شہر میں تھا تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا کہ ہر ایک کام میں حضور ﷺ داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔

۵۳۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يُجِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَعْلِيلِهِ وَتَوَجُّلِهِ. وَكَانَ قَالَ بِوَأَسِطٍ قَبْلَ هَذَا، فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

[راجع: ۱۶۸]

حدیث کے ترجمہ میں لا پرواہی: آج کل جو تراجم بخاری شریف شائع ہو رہے ہیں ان میں بعض حضرات ترجمہ کرتے وقت اس قدر کھلی غلطی کرتے ہیں جسے لا پرواہی کہنا چاہیے۔ چنانچہ روایت میں لفظ واسطہ سے شہر جہاں راوی سکونت رکھتے تھے مراد ہے مگر برخلاف ترجمہ یوں کیا گیا ہے: کہ (اشعث نے واسطہ کے حوالے سے اس سے پہلے بیان کیا) (دیکھو تفہیم البخاری پارہ: ۲۲/ ص: ۸۵) گویا مترجم صاحب کے نزدیک واسطہ کسی راوی کا نام ہے حالانکہ یہاں شرو واسطہ مراد ہے جو بصرہ کے قریب ایک بستی ہے۔ شارحین لکھتے ہیں وکان قال بواسطہ ای کان شعبہ قال ببلد واسطہ فی الزمان السابق فی شانہ کلہ ای زاد علیہ هذه الكلمة قال بعض المشايخ القائل بواسطہ هو اشعث واللہ اعلم کذا فی الکرمانی (حاشیہ بخاری، پارہ: ۲۲/ ص: ۸۱۰) یعنی شعبہ نے یہ لفظ کہے تو وہ واسطہ شہر میں تھے بعض لوگوں نے اس سے اشعث کو مراد لیا ہے، واللہ اعلم۔

باب پیٹ بھر کر کھانا کھانا درست ہے

(۵۳۸۱) ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف و نقاہت کو محسوس کیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاقہ سے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو

۶- باب مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

۵۳۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟

کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے (یعنی انسؓ کے) کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھادیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ تھے۔ میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، اے انس! تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہو گا۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے۔ میں سب کے آگے آگے چلتا رہا۔ جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس پہنچا تو انہوں نے کہا ام سلیم! حضور اکرم ﷺ صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں، حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جو سب کو کافی ہو سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر بولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (استقبال کے لیے) نکلے اور آنحضرت ﷺ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم ﷺ گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ یہاں لاؤ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا روٹی لائیں، آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور اس کا چورا کر لیا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھی کے ڈبہ میں سے گھی نچوڑ کر اس کا لمیہ بنا لیا، پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا کرانی چاہی، اس کے بعد فرمایا اب دس دس آدمی کو کھانے کے لیے بلا لو۔ چنانچہ دس صحابہ کو بلایا۔ سب نے کھایا اور شکم سیر ہو کر باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس کو اور بلا لو، انہیں بلایا گیا اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دس صحابہ کو اور بلا لو، پھر دس صحابہ کو بلایا گیا اور ان لوگوں نے بھی خوب پیٹ بھر کر کھایا اور باہر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد پھر اور دس صحابہ کو بلایا گیا اس

فَاَخْرَجَتْ اَفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَتْ الْخُبْزَ بَعْضُهُ، ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدْتَنِي بَعْضُهُ، ثُمَّ اَرْسَلْتَنِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْسَلَكْ أَبُو طَلْحَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ ((بِطَعَامٍ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُومُوا)). فَاَنْطَلَقَ وَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا اُمُّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ. فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّي يَا اُمُّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكِ؟)) فَآتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سَلِيمٍ عَكَّةَ لَهَا فَاَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ. ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّذِنْ لِعَشْرَةٍ)). فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّذِنْ لِعَشْرَةٍ)). فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّذِنْ لِعَشْرَةٍ)). فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا. ثُمَّ

اِذِنْ لِمَعْشَرَةٍ فَاكُلْ الْقَوْمَ كُلَّهُمْ وَشَبِعُوا
طرح تمام صحابہ نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس وقت اسی (۸۰) صحابہ کی
جماعت وہاں موجود تھی۔
وَالْقَوْمَ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

تَشْبِیحُ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سمجھ گئی تھیں کہ آنحضرت ﷺ جو اتنے لوگوں کو ہمراہ لارہے ہیں تو کھانے میں ضرور آپ کی دعا سے
برکت ہوگی۔ جب آنحضرت ﷺ گھر پر تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے چپ سے کہا کہ یا رسول اللہ! گھر میں اتنے
آدمیوں کے کھانے کا انتظام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اندر گھر میں چلو اللہ برکت کرے گا۔ چنانچہ یہی ہوا، حضرت امام بخاری
رضی اللہ عنہ اس حدیث کو یہاں اس لیے لائے کہ اس میں سب کا شکم سیر ہو کر کھانا مذکور ہے۔

۵۳۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُغْتَمِرٌ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو غُفْمَانَ أَيْضًا عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ
وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ أَحَدٍ
مِنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاغٍ مِنْ
طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ. فَعَجَنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ
مُشْرِكٌ مُشْنَعَانٌ طَوِيلٌ بَغْنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَبِيعُ أَمْ عَطِيَّةٌ؟)) أَوْ قَالَ
((هَبَةٌ)) قَالَ: لَا بَلْ يَبِيعُ قَالَ: فَاشْتَرَى
مِنْهُ شَاةً. فَصَنَعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
بِسَوَادِ الْبَطْنِ يَشْنُو. وَائِمُ اللَّهِ مَا مِنْ
الْثَلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حِزَّةٌ مِنْ
سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ،
وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا
قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَّلَ
فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ. أَوْ كَمَا
قَالَ. [راجع: ۲۲۱۶]

۵۳۸۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن
سلیمان نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا
کہ ابو عثمان نہدی نے بھی بیان کیا اور ان سے حضرت عبدالرحمن
بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم ﷺ کے
ساتھ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کسی کے
پاس کھانا ہے۔ ایک صاحب نے اپنے پاس سے ایک صاع کے قریب
آٹا نکالا، اسے گوندھ لیا گیا، پھر ایک مشرک لبا ترنگا اپنی بکریاں ہانکتا
ہوا ادھر آیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کی
ہیں یا عطیہ ہیں یا آنحضور ﷺ نے (عطیہ کے بجائے) ”ہبہ“ فرمایا۔
اس شخص نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے
اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی اور آپ نے اس کی کبھی
بھونے جانے کا حکم دیا اور قسم اللہ کی ایک سو تیس لوگوں کی جماعت
میں کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسے آنحضرت ﷺ نے اس بکری کی کبھی کا
ایک ایک ٹکڑا کٹ کر نہ دیا ہو مگر وہ موجود تھا تو اسے وہیں دے دیا
اور اگر وہ موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ محفوظ رکھا، پھر اس بکری کے
گوشت کو پکا کر دو بڑے کوندوں میں رکھا اور ہم سب نے ان میں
سے پیٹ بھر کر کھایا پھر بھی دونوں کوندوں میں کھانا بچ گیا تو میں نے
اسے اونٹ پر لاد لیا یا عبدالرحمن راوی نے ایسا ہی کوئی کلمہ کہا۔

یہ راوی کو شک ہے، یہ حدیث بیچ اور ہبہ کے بیان میں بھی گزر چکی ہے۔

۵۳۸۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا، کہا ہم سے
وہیب بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمن نے بیان

اللہ عَنْهَا تُوفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

کیا، ان سے ان کی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی، ان دنوں ہم پانی اور کھجور سے سیرہہ جانے لگے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ ہم پیٹ بھر کر نہ ملتی، پھر اللہ تعالیٰ نے خیر فتح کرا دیا اور آنحضرت ﷺ کی وفات اس وقت ہوئی کہ ہم کو کھجور باافراط پیٹ بھر کر ملنے لگی تھی۔

لَشَيْءٍ

باب

۷- باب

اللہ تعالیٰ کا سورہ نور میں فرمانا کہ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ مریض پر کوئی حرج --- آخر آیت لعلکم تعقلون تک۔

﴿أَنَسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ، وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ﴾
الآيَةُ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

(۵۳۸۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا، انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف (سنہ ۷ھ میں) نکلے جب ہم مقام صہاء پر پہنچے۔ یحییٰ نے بیان کیا کہ صہاء خیبر سے دوپہر کی راہ پر ہے تو اس وقت حضور اکرم ﷺ نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا، پھر آنحضرت ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی کلی کی۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا (مغرب کے لیے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے اس حدیث میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستو کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے سے فارغ ہو کر۔

۵۳۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: يَحْتَجِي بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَعْمَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهَاءِ قَالَ يَحْتَجِي وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ، لَمَّا أَتَى إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلَكَّنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْعًا. [راجع: ۲۰۹]

ایسے مواقع پر جہاں بھی کسی جگہ لفظ وضو آیا ہے وہاں اکثر جگہ وضو لغوی یعنی کلی کرنا مراد ہے۔

باب (میدہ کی باریک) چپاتیاں کھانا اور خوان (دبیز) اور دستر خوان پر کھانا

۸- باب الْخُبْزِ الْمُرْقِقِ، وَالْأَكْلِ

عَلَى الْخَوَانِ وَالسُّفْرَةِ

(۵۳۸۵) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، ان سے ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، کہا کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے

۵۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ

خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مَرَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً، حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

[طرفاء فی: ۵۴۲۱، ۶۳۵۷]

حدیث میں لفظ شاہ مسموطہ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کئے جائیں، پھر چمڑے سمیت بھون لی جائے۔ یہ چھوٹے بچے کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے یہ دنیا دار مغرور لوگوں کا فعل ہے۔

لَشَيْخٍ

۵۳۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيُّ: هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكْرُجَةٍ قَطُ، وَلَا خُبْزَ لَهُ مَرَّقٌ قَطُ وَلَا أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ قَطُ قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ.

[طرفاء فی: ۵۴۱۵، ۴۶۵۰]

میز پر کھانا درست ہے مگر طریقہ سنت کے خلاف ہے، اسلام میں سادگی ہی محبوب ہے۔

۵۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمْرًا بِالْإِنْطَاعِ فَبَسَطْتُ، فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، وَقَالَ عَمْرُو: عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ.

[راجع: ۳۷۱]

یہ اللہ کے رسول ﷺ کا ولیمہ تھا۔

۵۳۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ وَهْبِ بْنِ

ہوئے تھے، اس وقت ان کا روٹی پکانے والا خادم بھی موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی چپاتی (میدہ کی روٹی) نہیں کھائی اور نہ ساری دم پختہ بکری کھائی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔

حدیث میں لفظ شاہ مسموطہ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال گرم پانی سے دور کئے جائیں، پھر چمڑے سمیت بھون لی جائے۔ یہ چھوٹے بچے کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے یہ دنیا دار مغرور لوگوں کا فعل ہے۔

(۵۳۸۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے یونس نے، علی بن عبد اللہ المدینی نے کہا کہ یہ یونس اسکاف ہیں (نہ کہ یونس بن عبید بصری) ان سے قتادہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی تشری رکھ کر (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے میز پر کھایا۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ کہا کہ آپ سفرو (عام دسترخوان) پر کھانا کھایا کرتے تھے۔

(۵۳۸۷) ہم سے سعید بن مریم نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا مجھ کو حمید نے خبر دی اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا۔ آنحضرت ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھالایا، پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا اور عمرو بن ابی عمرو نے کہا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحبت کی، پھر ایک چمڑے کے دسترخوان پر (کھجور، گھی، پنیر ملا کر بنا ہوا) حلوہ رکھا۔

(۵۳۸۸) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے

اور وہب بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) شام کے لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عار دلانے کے لیے کہنے لگے یا ابن ذات النطاقین (اے دو کمر بند والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اے بیٹے! یہ تمہیں دو کمر بند والی کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ کمر بند کیا تھے؟ وہ میرا کمر بند تھا جس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے تھے اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم ﷺ کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرے سے دسترخوان بنایا (اس میں توشہ لپیٹا) وہب نے بیان کیا کہ پھر جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو کمر بند والی کی عار دلاتے تھے، تو وہ کہتے ہاں۔ اللہ کی قسم یہ بیشک سچ ہے اور وہ یہ مصرعہ پڑھتے تلک شکاة ظاہر منک عارہا یہ تو ویسا طعن ہے جس میں کچھ عیب نہیں ہے۔

كَيْسَانُ قَالَ : كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ : يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ : يَا بَنِيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ بَصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قُرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا ، وَجَعَلْتُ فِي سَفَرَتِهِ آخَرَ. قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ أَيُّهَا: وَالْإِلَهِ تِلْكَ شِكَاةُ ظَاهِرٍ عَنْكَ عَارُهَا.

[راجع: ۲۹۹۷]

تَشْرِیح یہ ابو ذؤیب شاعر کے قصیدے کا مصرعہ ہے۔ اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وعیرنی الواشون انی احبھا۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث لا کر ثابت کیا کہ دسترخوان کپڑے کا بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے شب ہجرت میں اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے آپ کے پانی کا مشکیزہ باندھا اور دوسرے سے آپ کا توشہ لپیٹا۔ اس دن سے ان کا لقب ذات النطاقین (دو کمر بند والی) ہو گیا تھا۔

(۵۳۸۹) ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام حفصہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو گھی، پنیر اور ساہنہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر ساہنہ کو کھلایا لیکن آپ نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جیسے آپ اسے ناپسند کرتے ہیں لیکن اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کھلایا نہ جاتا اور نہ آپ انہیں کھانے کے لیے فرماتے۔

۵۳۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفْصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِنْتِ حَزْنِ خَالََةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا، فَذَعَا بِهِنَ فَأَكَلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَدِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ۲۵۷۵]

تَشْرِیح بلکہ منع فرماتے۔ اس سے خفیہ کا رد ہوتا ہے جو ساہنہ کو حرام جانتے ہیں۔ پورا بیان آگے آئے گا، ان شاء اللہ۔ یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دسترخوان پر کھانے کا ذکر ہے۔

(۵۳۹۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے، ان سے بشیر بن یسار نے، انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صہبا میں تھے۔ وہ خیبر سے ایک منزل پر ہے۔ نماز کا وقت قریب تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھانک لیا اور ہم نے بھی پھانکا پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی۔ اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے (اس نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا (جو پہچانا نہ جاتا) نہ کھاتے جب تک لوگ بتلا نہ دیتے کہ یہ فلاں کھانا ہے اور آپ کو جب تک معلوم نہ ہو جاتا نہ کھاتے تھے

(۵۳۹۱) ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن یعلیٰ نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے خبر دی، انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام المؤمنین ان کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں۔ ان کے یہاں بھنا ہوا ساہنہ موجود تھا جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ بھنا ہوا ساہنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے کے لیے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے کہ یہ فلاں کھانا ہے لیکن اس دن آپ نے بھنے ہوئے ساہنے کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اتنے میں وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

۵۳۹۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَعْمَانَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَدَعَا بِطَعَامٍ، فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا، فَلَاكَ مِنْهُ، فَلَكُنَّا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَيْنَا، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ۲۰۹]

۱۰- بَاب مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ

۵۳۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَخْذُودًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ قَلَمًا يَقْدَمُ يَدَهُ لَطْعَامٍ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدِمْتُ

بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو تم نے پیش کیا ہے وہ ساہنہ ہے، یا رسول اللہ! (یہ سن کر) آپ نے اپنا ہاتھ ساہنہ سے ہٹالیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! کیا ساہنہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں پایا جاتا، اس لیے طبیعت پسند نہیں کرتی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

اس سے صاف ساہنہ کی حلت قطعی ہے۔ قسطلانی نے کہا ائمہ اربعہ اس کی حلت کے قائل ہیں اور طحاوی نے جو حنفی ہیں، اس کی حلت کو ترجیح دی ہے مگر متاخرین حنفیہ جیسے صاحب ہدایہ نے اس کو مکروہ لکھا ہے اور ابو داؤد کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صُب کھانے سے منع فرمایا مگر یہ حدیث ضعیف ہے جو صحیح حدیث کے مقابلہ پر قلیل استدلال نہیں ہے۔ بیان میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ لبابہ صغریٰ تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ لبابہ کبریٰ تھیں۔ یہ دونوں حارث کی بیٹی ہیں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

باب ایک آدمی کا پورا کھانا دو کے لیے کافی ہو سکتا ہے

(۵۳۹۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی (دوسری سند) امام بخاری نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا چار کے لیے کافی ہے۔

یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی اور تین کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے ہیں۔ بظاہر حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے امام مسلم نے نکالا ہے۔ اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔

باب مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (اور کافر سات آنتوں میں) اس باب میں ایک حدیث مرفوع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(۵۳۹۳) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الصمد بن

لہ، هُوَ الصُّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الصُّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامُ الصُّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَغَاثَهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَأَجْتَرَزْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. [طرفہ ۱: ۵۴۰۰، ۵۵۳۷]۔

۱۱- باب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

۵۳۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ح. مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)).

۱۲- باب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٍ

فِيهِ: أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۵۳۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

عبدالوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب تک ان کے ساتھ کھانے کے لیے کوئی مسکین نہ لایا جاتا۔ ایک مرتبہ میں ان کے ساتھ کھانے کے لیے ایک شخص کو لایا کہ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لیے نہ لانا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اسوہ پر عمل کرنے کی سعادت عطا کرے کہ کھانے کے وقت کسی نہ کسی مسکین کو یاد کر لیا کریں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشنده

(۵۳۹۴) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو عبیدہ بن سلیمان نے خبر دی، انہیں عبید اللہ عمری نے خبر دی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبیدہ نے کہا کہ) مجھے یقین نہیں ہے کہ ان میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی حدیث کی طرح بیان فرمایا۔

حدیث کا مقصد یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کھاتا ہے۔ ایک کی بہت زیادہ پر خوری کو بیان کرنے کے لیے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

(۵۳۹۵) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے کہ ابونہیک بڑے کھانے والے آدمی تھے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔ ابونہیک نے اس پر عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمَسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَكَلَ كَثِيرًا. فَقَالَ: يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)). [طرفاه فی : ۵۳۹۴، ۵۳۹۵].

۵۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوْ الْمُنَافِقَ))، فَلَا أَذْرِي أَتَاهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ ((فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)). وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ۵۳۹۳]

۵۳۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ: كَانَ أَبُو نَهَيْكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ))، فَقَالَ فَأَنَا أَوْ مِنْ بِلَا اللَّهِ وَرَسُولِهِ. [راجع: ۵۳۹۴]

تشیخ سات آنتوں میں کھانے اور ایک آنت میں کھانے سے جو کچھ اللہ اور رسول کی مراد ہے بغیر کرید کے میرا اس پر ایمان ہے، اس میں رو ہے ان لوگوں کا بھی جنہوں نے قول اطباء سے صرف چھ آنتوں کا ہونا نقل کیا ہے۔ حالانکہ اطباء کے قول کے آگے رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ایک مومن مسلمان کے لیے بہت بڑی حقیقت رکھتا ہے۔ پس آہنا بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۵۳۹۶) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۹۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)).

[طرفہ فی : ۵۳۹۷].

حدیث کا مضمون بطور اکثر کے ہے نہ یہ کہ بہت کھانے والے کافر ہی ہوتے ہیں۔ بعض مسلمان بھی بہت کھاتے ہیں مگر کم کھانا ہی بہتر ہے۔

(۵۳۹۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے، پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا يَأْكُلُ أَكْثَلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْثَلًا قَلِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)). [راجع : ۵۳۹۶]

تشیخ اس حدیث کی شرح میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کافر کی تمام تر حرص پیٹ ہوتا ہے اور مومن کا اصل مقصود آخرت ہوا کرتی ہے۔ پس مومن کی شان یہی ہے کہ کھانا کم کھانا ایمان کی عمدہ سے عمدہ خلعت ہے اور زیادہ کھانے کی حرص کفر کی خلعت ہے۔ (حجتہ اللہ البالغہ)

باب تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے؟

۱۳- باب الْأَكْلِ مُتَكِنًا

(۵۳۹۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مسعر نے بیان کیا، ان سے علی ابن الاقرع نے کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۵۳۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَعِ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي لَا أَكُلُ مُتَكِنًا)).

(۵۳۹۹) مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم کو جریر نے خبر

۵۳۹۹- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

دی، انہیں منصور نے، انہیں علی ابن الاقر نے اور ان سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ایک صحابی سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْرَبِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ : ((لَا أَكُلُ وَأَنَا مُتَكِيٌّ)) . [طرفہ بی : ۵۳۹۹] .

ہر دو احادیث سے تکیہ لگا کر کھانا منع ثابت ہوا لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اس کا جواز بھی نقل کیا ہے مگر خود آنحضرت ﷺ کا فعل موجود ہے جس کے آگے دیگر بیچ۔

باب بھنا ہوا گوشت کھانا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پھر وہ بھنا ہوا پکھڑالے کر آئے لفظ حنیذ کے معنی بھنا ہوا ہے

۱۴- باب الشِّوَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

﴿فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِذٍ﴾ أَيْ مَشْوِيٍّ

(۵۴۰۰) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوامامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے بھنا ہوا ساہنہ پیش کیا گیا تو آپ اسے کھانے کے لیے متوجہ ہوئے۔ اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ ساہنہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں لیکن چونکہ یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس لیے طبیعت اسے گوارا نہیں کرتی۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ امام مالک نے ابن شہاب سے ”ضب محنوذ“ (یعنی بھنا ہوا ساہنہ ضب مشوی کی جگہ محنوذ نقل کیا، دونوں لفظوں کا ایک معنی ہے)

۵۴۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ. فَقَالَ خَالِدٌ : أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ : ((لَا، وَلَكِنَّهُ لَا يَكُونُ بَارِضٍ قَوْمِي، فَأَجَذَنِي أَعَافَهُ)). فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ. قَالَ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُودٍ.

[راجعہ : ۵۳۹۱]

باب کا مطلب حضرت امام بخاری نے اس حدیث سے یوں نکالا کہ صرف ساہنہ ہونے کی وجہ سے وہ گوشت آپ نے چھوڑ دیا ورنہ کھانے کو بھنا گوشت کھانا ثابت ہوا۔

باب خزیرہ کا بیان اور نصر بن شمیل نے کہا کہ خزیرہ بھوسی سے بنتا ہے اور حریرہ دودھ سے

۱۵- باب الْخَزِيرَةِ. قَالَ النَّصْرُ :

الْخَزِيرَةُ مِنَ النُّحَالَةِ وَالْخَزِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ

اکثر نے کہا کہ حریرہ آٹا سے بنایا جاتا ہے اور خزیرہ جو آٹے اور گوشت کے کلڑوں سے پتلا پتلا حریرہ کی طرح بنایا جاتا ہے اگر گوشت نہ ہو خالی آٹا ہو تو وہ حریرہ ہے۔

(۵۴۰۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، ان سے امام لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا،

۵۴۰۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ
عُتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَذْرًا
مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي
أَنْكَرْتُ بَصْرِي، وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي، فَإِذَا
كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي
وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ
فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ
تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى.
فَقَالَ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)). قَالَ
عُتْبَانُ: فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ
حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ
فَأَذْنَتْ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ،
ثُمَّ قَالَ لِي: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ
بَيْتِكَ؟)) فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ،
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ،
فَصَفَّقْنَا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَسَنَاهُ
عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ
رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُوو عَدَدٍ، فَاجْتَمَعُوا
فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ
الدُّحْشَنِ! فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ، لَا
يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟)) قَالَ:
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ. قَالَ: فَلْنَا فَإِنَّا نَرَى
وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ:

انہیں محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی
کرم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے اور قبیلہ انصار کے ان لوگوں میں
سے تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ آپ آنحضرت
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری
آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔
برسات میں وادی جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے، بننے لگتی
ہے اور میرے لیے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا ممکن
نہیں رہتا۔ اس لیے یا رسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ آپ
میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ
میں اسی جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ
ان شاء اللہ میں جلد ہی ایسا کروں گا۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر حضور اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاشت کے وقت
جب سورج کچھ بلند ہو گیا تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ نے اندر
آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے
نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں کس
جگہ تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کے ایک کونے
کی طرف اشارہ کیا۔ آنحضرت ﷺ وہاں کھڑے ہو گئے اور (نماز کے
لیے) تکبیر کی۔ ہم نے بھی (آپ کے پیچھے) صف بنائی۔ آنحضرت ﷺ
نے دو رکعت (نفل) نماز پڑھی پھر سلام پھیرا اور ہم نے آنحضرت
ﷺ کو خزیرہ (حریرہ کی ایک قسم) کے لیے جو آپ کے لیے ہم نے بنایا
تھا روک لیا۔ گھر میں قبیلہ کے بہت سے لوگ آکر جمع ہو گئے۔ ان
میں سے ایک صاحب نے کہا مالک بن دحش بن رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اس پر
کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت
نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، یہ نہ کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ
انہوں نے اقرار کیا ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی معبود
نہیں اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا
ہے۔ ان صحابی نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

راوی نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) لیکن ہم ان کی توجہ اور ان کا لگاؤ منافقین کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سردار تھے۔ محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ دوزخ حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ مومن پر حرام ہے جس میں کافر اور منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے رہنا مسلمان پر حرام ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو کسی معقول شرعی وجہ کے بغیر کافر قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ کفر خود کئے والے کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

باب پنیر کا بیان

اور حمید نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پنیر اور گھی رکھا اور عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

(۵۴۰۲) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میری خالہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ساہنہ کا گوشت، پنیر اور دودھ ہدیاً پیش کیا تو ساہنہ کا گوشت آپ کے دسترخوان پر رکھا گیا اور اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھا جاسکتا تھا لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

مگر ساہنہ کا گوشت آپ کو پسند نہیں آیا جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھالیا جس سے صاف ساہنہ کے کھانے کا جواز ثابت ہوا۔

باب چقندر اور جو کھانے کا بیان

(۵۴۰۳) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو جازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی

((فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، فَصَدَّقَهُ.

[راجع: ۴۲۴]

۱۶- باب الأقط

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِصَفِيَّةٍ، فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَنَسًا.

۵۴۰۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوَضَعَ الصَّبُّ عَلَى مَا يَدَّيْهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَوْضِعْ، وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ. [راجع: ۲۵۷۵]

۱۷- باب السَّلْقِ وَالشَّعِيرِ

۵۴۰۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ

خوشی رہتی تھی۔ ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں وہ چقدر کی جڑیں لے کر اپنی ہانڈی میں پکاتی تھیں، اوپر سے کچھ دانے جو کے اس میں ڈال دیتی تھیں۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر ان کی ملاقات کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ کھانا رکھتی تھیں۔ جمعہ کے دن ہمیں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی۔ ہم نماز جمعہ کے بعد ہی کھانا کھایا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم نہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ گھی اور جب بھی ہم مزے سے اس کو کھاتے۔

معلوم ہوا کہ چقدر جیسی سبزی میں جو جیسی اجناس ملا کر دیہ بنایا جائے تو وہ مزید از قسم کا کھجور بن سکتا ہے۔ ابتدائی دور میں جب مہاجرین مدینہ میں آئے اور تنگ دستی کا عالم تھا ایسی پر خلوص دعوت بھی ان کے لیے باغیت تھی۔

۱۸- باب النَّهْسِ، وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

باب گوشت کے پکنے سے پہلے اسے ہانڈی سے نکال کر کھانا اور منہ سے نوچنا

(۵۴۰۴) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ آپ نے (نماز کے لیے نیا) وضو نہیں کیا اور (اسی سند سے)

(۵۴۰۵) ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پکتی ہوئی ہنڈیا میں سے ادھ کچی بوئی نکالی اور اسے کھایا پھر نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

طاقت کے لحاظ سے ایسا گوشت کھانا زیادہ مفید ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا گوشت کھانے سے نیا وضو کرنا ضروری نہیں ہے ہاں لغوی وضو منہ دھونا کلی کرنا منہ صاف کرنا ضروری ہے اسے لغوی وضو کہا گیا ہے۔

باب بازو کا گوشت نوچ کر کھانا درست ہے

(۵۴۰۶) مجھ سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عثمان ابن عمر نے بیان کیا، ان سے فلج بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار مدنی نے، کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے

بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ السَّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرِ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَاللَّهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ. [راجع: ۹۳۸]

۵۴۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَعَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ۲۰۷]

۵۴۰۵- وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْتِشَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَرَقًا مِنْ قِدْرِ فَأَكَلَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ۲۰۷]

۱۹- باب تَعَرَّقِ الْعَصْدِ

۵۴۰۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

نَحْوَ مَكَّةَ. [راجع: ۱۸۲۱]

۵۴۰۷- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالْقَوْمُ مُخْرَمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُخْرِمٍ. فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَخَشْيًا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحْبُوا أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفْتُ فَأَبْصَرْتُهُ، فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ لَا نَعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ. فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهِمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جَنْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرْمٌ، فَرَحْنَا وَخَبَأْتُ الْعِضْدَ مَعِي. فَأَذَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)) فَنَاوَلْتُهُ الْعِضْدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعْرِفَهَا وَهُوَ مُخْرِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

[راجع: ۱۸۲۱]

(صلح حدیبیہ کے موقع پر) دوسری سند

(۵۴۰۷) اور مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ اوسکی نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ہمارے آگے پڑا دیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت میں تھے لیکن احرام میں نہیں تھا۔ لوگوں نے ایک گور خر کو دیکھا۔ میں اس وقت اپنا جوتا ٹانگنے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے مجھے اس گور خر کے متعلق بتایا کچھ نہیں لیکن چاہتے تھے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں متوجہ ہوا اور میں نے اسے دیکھ لیا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور نیزہ بھول گیا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑا اور نیزہ مجھے دے دو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم ہم تمہاری شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے۔ (کیونکہ ہم محرم ہیں) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اتر کر خود یہ دونوں چیزیں اٹھائیں پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا پھر اسے پکا کر میں نے اور سب نے کھایا لیکن بعد میں انہیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں اس (شکار کا گوشت) کھانا کیسا ہے؟ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا گوشت چھپا کر رکھا۔ جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا اور آپ نے بھی اسے کھایا۔ یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر کھایا اور آپ احرام میں تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے یہ واقعہ بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح سارا واقعہ بیان کیا۔

تشیخ گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں مروی ہے مگر ابو قتادہ نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ نے کہا اس کا ایک شاہد اور ہے جسے ترمذی نے صفوان بن امیہ سے نکالا کہ گوشت کو منہ سے نوح کر کھاؤ وہ جلدی ہضم ہو گا۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ مافی الباب یہ ہے کہ منہ سے نوح کر کھانا اولیٰ ہو گا۔ میں (مولانا وحید الزماں مرحوم) کہتا ہوں جب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوا تو روٹی بھی چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہو گی۔ اسی طرح کانٹے سے کھانا بھی درست ہو گا۔ اسی طرح چچے سے بھی اور جن لوگوں نے ان باتوں میں تشدد اور غلو کیا ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر بتایا ہے میں ان کا یہ تشدد ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کافروں کی مشابہت کرنا تو منع ہے مگر یہ وہی مشابہت ہے جو ان کے مذہب کی خاص نشانی ہو جیسے صلیب لگانا یا انگریزوں کی ٹوپی پہننا لیکن جب کسی کی نیت مشابہت کی نہ ہو، یہی لباس مسلمانوں میں بھی رائج ہو مثلاً ترک یا ایران کے مسلمانوں میں تو اس کو مشابہت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسے کھانے پینے لباس کو فروغی باتوں کی وجہ سے مسلمان کے کفر کا فتویٰ دے سکتے ہیں (وحیدی) مگر مسلمان کے لیے دیگر اقوام کی مخصوص عادات و غلط روایات سے بچنا ضروری ہے۔

باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا

۲۰۔ باب قَطَعَ اللَّحْمُ بِالسَّكِّينِ

(۵۴۰۸) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، ڈال دی اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے نیا وضو نہیں کیا (کیونکہ آپ پہلے ہی وضو کئے ہوئے تھے)

۵۴۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَخْتَرُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهُ وَالسَّكِّينَ الَّتِي يَخْتَرُ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[راجع: ۲۰۸]

باب رسول کریم ﷺ نے کبھی کسی قسم کے کھانے میں کوئی

۲۱۔ باب مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ

عیب نہیں نکالا ہے

طَعَامًا

(۵۴۰۹) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انہیں اعش نے، انہیں ابو حازم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۵۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

[راجع: ۳۵۶۳]

تشیخ معلوم ہوا کہ کھانے کا عیب بیان کرنا جیسے یوں کہنا کہ اس میں نمک نہیں ہے یا پھیکا ہے یا نمک زیادہ ہے۔ یہ ساری باتیں مکروہ ہیں۔ پکانے اور ترکیب میں کسی نقص کی اصلاح کرنا مکروہ نہیں ہے۔

۲۲- باب النّفخ فی الشّعیر

باب جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا

درست ہے

(۵۴۱۰) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف لیشی) نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے سل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا تم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کیا تم جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ کہا نہیں، بلکہ ہم اسے صرف پھونک لیا کرتے تھے۔

[طرفہ فی : ۵۴۱۳] اس قسم کا آٹا کھانا باعث صحت اور مفید ہے۔ میدہ اکثر قبض کرتا اور بواسیر کا باعث بنتا ہے۔ خاص طور پر آج کل جو غیر ملکی میدہ آرہا ہے جس میں خدا جانے کن کن چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے یہ سخت ثقیل اور باعث صدمات و امراض ثابت ہو رہا ہے۔

الامشاء اللہ۔

باب نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوراک کا بیان

(۵۴۱۱) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عباس جریری نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نهدی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں دیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ان میں ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ اس کا چبانا مجھ کو مشکل ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی تنگی تھی کہ سات کھجوریں ایک آدمی کو بطور راشن ملتی اور ان میں بھی بعض خراب اور سخت ہوتی مگر ہم سب اسی پر خوش رہا کرتے تھے۔ اب بھی مسلمانوں کا فرض ہے کہ تنگی و فراخی ہر حال میں خوش رہیں۔

(۵۴۱۲) ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے حضرت سعد

۵۴۱۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا : هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّفْخَ؟ قَالَ : لَا. فَقُلْتُ كُنْتُمْ تَنَحِّلُونِ الشَّعِيرَ؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

۲۳- باب مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۵۴۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَغْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ. فِي مَضَاغِي. [طرفہ فی : ۵۴۱۱م]

۵۴۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : رَأَيْتُنِي

بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لیے یہی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پانچواں بھی بکری کی میٹگیوں کی طرح ہو گیا تھا یا اب یہ زمانہ ہے کہ بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں۔ اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلائیں تب تو میں تباہ ہی ہو گیا میری محنت برباد ہو گئی۔

ہوا یہ تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے۔ وہاں بنو اسد کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی یہ شکایت کی کہ ان کو نماز اچھی طرح پڑھنی نہیں آتی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کا رد کیا کہ اگر مجھ کو اب تک نماز پڑھنی بھی نہیں آئی حالانکہ میں قدیم الایام کا مسلمان ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو کل چھ آدمی مسلمان تھے تو تم لوگوں کو نماز پڑھنا کیسے آگیا تم تو کل مسلمان ہوئے ہو۔ بنو اسد کی سب شکایتیں غلط تھیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر ان کا اعتراض کرنا ایسا تھا کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات، خطائے بزرگاں گرفتِ خطا است (وحیدی)

۵۴۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَغْقُوبُ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ : هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ : مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَنَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ. قَالَ : فَقُلْتُ : هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنَاجِلُ؟ قَالَ : مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَنَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ، قَالَ قُلْتُ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مُنْخُولٍ؟ قَالَ : كُنَّا نَطْحُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرِينَاهُ فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ۵۴۱۰]

۵۴۱۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ کھایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا اس وقت سے وفات تک آنحضرت ﷺ نے میدہ دیکھا بھی نہیں تھا۔ میں نے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں آپ کے پاس چھلنیاں تھیں۔ کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو نبی بنایا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضرت ﷺ نے چھلنی دیکھی بھی نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ لوگ پھر بغیر چھنا ہوا جو کس طرح کھاتے تھے؟ بتلایا ہم اسے پیس لیتے تھے پھر اسے پھونکتے تھے جو کچھ اڑتا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھا لیتے تھے۔

سنت نبوی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر مسلمان اب بھی ایسی ہی سادہ زندگی پر صابر و شاکر رہے جس میں دین و دنیا ہر دو کا بھلا ہے۔

۵۴۱۴- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - ۵۴۱۴) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہیں روح بن عبادہ

نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذؤب نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ان کو کھانے پر بلایا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارا نہ کیا اور چونکہ یہ ولیہ کی دعوت نہ تھی اس لیے اس کا قبول کرنا بھی ضروری نہ تھا۔

(۵۴۱۵) ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا، کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے یونس بن ابی القرات نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ تشری میں دو چار قسم کی چیزیں رکھ کر کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر آپ کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ بتلایا کہ سفر (چمڑے کے دسترخوان) پر۔

(۵۴۱۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

آپ بہت کم کھانا پسند فرماتے تھے۔ یہی حال آپ کی آل پاک کا تھا۔ یہاں اکثر سے یہی مراد ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو اپنے رسول ﷺ کی ہر قسم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ خاص طور پر مدعیان علم و فضل کو جو کثرت خوری میں بدنام ہیں جیسے اکثر پیر زادے سجادہ نشین جو بکثرت کھا کھا کر کیم و تحیم بن جاتے ہیں، الا ماشاء اللہ۔

باب تلبینہ یعنی حریرہ کا بیان

(۵۴۱۷) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے، ان سے ابن شہاب زہری نے،

أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَا، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْتَبِعْ مِنَ الْخَبِزِ الشَّعِيرِ.

۵۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سَكْرُوحَةٍ، وَلَا خُبْزٍ لَهُ مَرْقٌ. قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ.

۵۴۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

[طرفہ فی: ۶۴۵۴]

تَشْبِیحُ آپ بہت کم کھانا پسند فرماتے تھے۔ یہی حال آپ کی آل پاک کا تھا۔ یہاں اکثر سے یہی مراد ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو اپنے رسول ﷺ کی ہر قسم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ خاص طور پر مدعیان علم و فضل کو جو کثرت خوری میں بدنام ہیں جیسے اکثر پیر زادے سجادہ نشین جو بکثرت کھا کھا کر کیم و تحیم بن جاتے ہیں، الا ماشاء اللہ۔

۲۴- باب التلبینہ

۵۴۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں۔ صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا پھر ٹرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا۔ پھر اہل المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ، إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِرُومَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَخَتْ، ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((التَّلْبِينَةُ مَجْمَعَةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ)).

[طرفاء فی: ۵۶۸۹، ۵۶۹۰].

تلبینہ آلے اور دودھ سے یا بھوسی اور دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں اور گوشت کے شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر پکائیں تو اسے ٹرید کہتے ہیں اور کبھی اس میں گوشت بھی شریک رہتا ہے۔

باب ثرید کے بیان میں

۲۵- باب الثرید

(۵۴۱۸) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ جہلی نے بیان کیا، ان سے مرہ ہمدانی نے، ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کمال ہوئے لیکن عورتوں میں حضرت مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے سوا اور کوئی کمال نہیں ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

۵۴۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ الْجُمَلِيِّ عَنْ مُرَّةٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ إِيمَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفُضِّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفُضِّلَ الثَّرِيدُ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

[راجع: ۳۴۱۱]

یہودی حضرت مریم علیہا السلام کو نعوذ باللہ برے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کو صدیقہ کے لفظ سے موسوم فرمایا اور ان کی فضیلت میں یہ حدیث وارد ہوئی۔ اس طرح انجیل یوحنا ۱۲ باب کا وہ فقرہ نبی کریم ﷺ پر ہی صادق ہوا کہ وہ میری بزرگی کرے گا۔ حضرت آسیہ زوجہ فرعون کا مقام بھی بہت اعلیٰ ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقام رفیع کا کیا کہنا ہے۔

(۵۴۱۹) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے ابوطوالہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۵۴۱۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُضِّلَ عَائِشَةُ عَلَى

النَّسَاءِ كَفَضِلَ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ))

۵۴۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ، سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلِيَّ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَاطٌ، فَقَدِمْتُ إِلَيْهِ قُصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَّبَعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أَحِبُّ الدُّبَاءَ. [راجع: ۲۰۹۲]

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔
(۵۴۲۰) ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابو حاتم اشہل ابن حاتم سے سنا، ان سے ابن عون نے بیان کیا، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے۔ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے۔ کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کر کے آنحضرت ﷺ کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو بہت پسند کرتا ہوں۔

شرح ثرید بہترین کھانا ہے جو سرج البضم اور جید الکبوس اور مقوی ہے اور کدو ایک نہایت عمدہ ترکاری ہے۔ گرم ملکوں میں جیسا کہ عرب ہے اس کا کھانا بہت ہی مفید ہے۔ حرارت، بھگ اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور قابض نہیں ہے نہ ریاخ پیدا کرتا ہے۔ جلد جلد ہضم ہونے والی اور بہترین غذا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے پسند فرمانے کی وجہ سے اہل ایمان کے لیے بہت ہی پسندیدہ ہے اور ہم خراوہم ثواب کا مصداق ہے جو چیز رسول کریم ﷺ پسند فرمائیں اس کو بہر حال پسند کرنا دلیل ایمان ہے۔ تعجب ہے ان مقلدین جالہدین پر جو بظاہر محبت رسول ﷺ کا دم بھرتے اور عملاً بہت سی سنن نبوی سے نہ صرف محروم بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایسے مقلدین کو سوچنا چاہیے کہ قیامت کے دن رسول کریم ﷺ کو کیا منہ دکھلائیں گے۔

باب کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور شانہ اور پسلی کے

۲۶- باب شاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ

وَالْجَنْبِ

گوشت کا بیان

(۵۴۲۱) ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کھاؤ۔ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پتی روٹی (چپاتی) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے اور نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

۵۴۲۱- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يُحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَبَازَهُ قَانِمٍ، قَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شاةً سَمِيطًا بَعَيْنِهِ قَطُّ. [راجع: ۵۵۸۵]

(۵۴۲۲) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں جعفر بن عمر بن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، انہوں نے بیان کیا کہ میں

۵۴۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةِ الضُّمَرِيِّ عَنْ

نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھلایا، پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن نیا وضو نہیں کیا۔

أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ فَطَرَحَ السَّكِينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[راجع: ۲۰۸]

باب سلف صالحین اپنے گھروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا میسر ہوتا اور گوشت وغیرہ محفوظ رکھ لیا کرتے تھے اور حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے سفر ہجرت کے لیے) توشہ تیار کیا تھا (جسے ایک دسترخوان میں باندھ دیا گیا تھا)

۲۷- باب مَا كَانَ السَّلَفُ يَذْخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ سَفْرَةً.

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ان کی ماں کا نام ام رومان زینب ہے جن کا سلسلہ نسب نبوی میں کنانہ سے جا ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔ رجال میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول کریم ﷺ سے شوال سنہ ۱۰ نبوی میں مکہ مکرمہ میں ہوا اور رخصتی شوال سنہ ۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ یہی وہ خاتون عظمیٰ ہیں جن کی اسلامی خون سے ولادت اور اسلامی شیر سے پرورش ہوئی۔ یہی وہ طیبہ خاتون ہیں جن کا پہلا نکاح صرف رسول کریم ﷺ سے ہی ہوا۔ ان کے فضائل سیر و احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ علم و فضل و تدین و تقویٰ و سخاوت میں بھی یہ بے نظیر مقام رکھتی تھیں۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ستر ہزار درہم راہ اللہ میں تقسیم فرمادیئے، خود ان کے جسم پر پیوند لگا ہوا کرتا تھا۔ ایک اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم ان کی خدمت میں بھیجے۔ انہوں نے سب اسی روز راہ اللہ صدقہ کر دیئے۔ اس دن آپ روزہ سے تھیں۔ شام کو لونڈی نے سوکھی روٹی سامنے رکھ دی اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ سالن کے لیے کچھ درہم بچا لیتیں تو میں سالن تیار کر لیتی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے تو خیال نہ رہا، تجھے یاد دلانا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے فضائل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر دو میں الگ الگ ایسی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی بنا پر ہم دونوں ہی کو بہت اعلیٰ و افضل یقین رکھتے ہیں۔ کتب احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں جن میں ۱۷۳ احادیث متفق علیہ ہیں اور صرف بخاری شریف میں ۵۴ اور صرف مسلم میں ۶۷ اور دیگر کتب احادیث میں ۲۰۱۷ احادیث مروی ہیں۔ فتاویٰ شرعیہ اور حل مشکلات طلیہ اور بیان روایات عربیہ اور واقعات تاریخیہ کا شمار ان کے علاوہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں شرکت کی۔ آپ اس میں ایک اونٹ کے ہودج میں سوار تھیں، اسی لیے یہ جنگ جمل کے نام مشہور ہوئی۔ مقابلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔ جنگ کے خاتمہ پر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ میری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکر رنجی ایسی ہی ہے جیسے عموماً بھادو اور دیور میں ہو جایا کرتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم یہی بات ہے۔ علامہ ابن حزم اور علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ فریقین میں سے کوئی بھی آغاز جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر چند شریروں نے جو قتل عثمانی میں ملوث تھے، اس طرح جنگ کرا دی کہ رات کو اصحاب جمل کے لشکر پر چھاپہ مارا۔ وہ سمجھے کہ یہ فعل مجکم و بعلم حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوا ہے۔ انہوں نے بھی مدافعت میں حملہ کیا اور جنگ برپا ہو گئی۔ علامہ ابن حزم مزید لکھتے ہیں

کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے جملہ رفقاء نے امامت علی رضی اللہ عنہ کے بطلان یا جرح میں ایک لفظ بھی نہیں کہا نہ انہوں نے نقص بیعت کیا نہ کسی دوسرے کی بیعت کی نہ اپنے لیے کوئی دعویٰ کیا۔ یہ جملہ وجوہ یقین دلاتے ہیں کہ یہ جنگ صرف اتفاقی حادثہ تھا جس کا ہر دو جانب کسی کو خیال بھی نہ تھا (کتب الفضل فی الملل جزء چہارم، ص: ۱۵۸ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۷ھ) اس جنگ کے پانی خود قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے جو درپردہ یہودی تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا کر بعد میں قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے کر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہرکا پھسلا کر اپنے ساتھ ملا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ یہ واقعہ ۱۵/ جمادی الثانی سنہ ۳۶ھ کو پیش آیا تھا۔ لڑائی صبح سے تیسرے پہر تک رہی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آغاز جنگ سے پہلے ہی صف سے الگ ہو گئے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر جان بچی ہونے سے پیٹھ انہوں نے بیعت مرتضوی کی تجدید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک افسر کے ہاتھ پر کی تھی (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(۵۴۲۳) ہم سے غلام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے، ان سے عبدالرحمن بن عاص نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال قحط پڑا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے چاہا تھا (اس حکم کے ذریعہ) کہ جو مال والے ہیں وہ (گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لیے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں اور فرمایا آل محمد ﷺ نے سالن کے ساتھ گیسوں کی روٹی تین دن تک برابر کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عاص نے یہی حدیث بیان کی۔

۵۴۲۳- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنْهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤْكَلَ لَحُومُ الْأَضْحَايِ فَوْقَ ثَلَاثٍ؟ قَالَتْ : مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيِّ الْفَقِيرَ. وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ. قِيلَ : مَا اضْطَرُّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ بُرٍّ مَادُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا.

[أطرافه في : ۵۴۳۸، ۵۵۷۰، ۶۶۸۷].

اس سند کے بیان کرنے سے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع عبدالرحمن سے ثابت ہو جائے۔ ابن کثیر کی روایت کو طبرانی نے وصل کیا۔

(۵۴۲۴) مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ مکرمہ سے حج کی) قربانی کا گوشت ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت محمد نے کی ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء

۵۴۲۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لَحُومَ الْهَذْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ. تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ

سے پوچھا کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ”یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا۔

لِعَطَاءٍ : أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ : لَا .

[راجع: ۱۷۱۹]

حالاتکہ عمرو بن دینار کی روایت میں یہ موجود ہے تو شاید عطاء سے یہ حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی۔ کبھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا، کبھی انکار کیا۔ مسلم کی روایت میں یوں ہے۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے حتی جئنا المدینہ انہوں نے کہا کہ ہاں کہا ہے۔

تَشْرِيحُ

باب حیس کا بیان

۲۸- باب الحیس

جو حلوہ کھجور گھی یا آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

(۵۴۲۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے مطلب بن عبد اللہ بن حطب کے غلام عمرو بن ابی عمرو نے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ میں آنحضرت ﷺ کی جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے خدمت کرتا۔ میں سنا کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔“ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور حضرت صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں پسند فرمایا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے کپڑے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبائیں پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر حیس (کھجور، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیہ) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا، پھر سب لوگوں نے اسے کھلایا۔ یہی آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم

۵۴۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: ((الْتِمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي))، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرِذُّنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمُمُهُ بِكَبِيرٍ أَنْ يَقُولَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبَخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ))، فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بَعَاءَةً أَوْ بِكَسَاءٍ ثُمَّ يَرِذُّهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَنَسًا فِي نَطْعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ : ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى

الْمَدِينَةِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَذْهَبِهِمْ وَصَاعِيهِمْ)). [راجع: ۳۷۱]

اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا ”اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا۔ اے اللہ! اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما۔ ان کے مدین اور ان کے صلح میں برکت فرما۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ کو مثل مکہ کے برکتوں سے مالا مال فرما دیا۔ مدینہ کی آب و ہوا معتدل ہے اور وہاں کا پانی شیریں اور وہاں کی غذا بہترین اثرات رکھتی ہے۔ مدینہ بھی مکہ کی طرح حرم ہے جو لوگ مدینہ کی حرمت کا انکار کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس بارے میں ابجدیث ہی کا مسلک صحیح ہے کہ مدینہ بھی مثل مکہ حرم ہے۔ زادھا اللہ شرفا و تعظیما۔

حضرت صفیہ بنت جحی بن اخطب بن شعبہ سبط حضرت ہارون علیہ السلام سے ہیں۔ ان کی ماں کا نام برہ بنت سموال تھا۔ یہ جنگ خیبر میں سبایا میں تھیں۔ حضرت وحیدہ کلبی رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے درخواست کی مگر لوگوں نے کہا کہ یہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کی سیدہ ہیں۔ اسے نبی کریم ﷺ اپنے حرم میں داخل فرمالیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے نکاح کر لیا۔ ایک روز نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ آپ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مجھ کو حقیر سمجھتی ہیں اور اپنے لیے بطور فخر کتہی ہیں کہ میرا نسب نامہ رسول کریم ﷺ سے ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ تم مجھ سے کیوں کر بہتر ہو سکتی ہو۔ میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ایک دفعہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے آکر شکایت کی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سبت کی عزت کرتی ہیں اور یہود کو عطیات دیتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کر بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ جب سے اللہ نے ہم کو جمعہ عطا فرمایا ہے میں نے سبت کبھی پسند نہیں کیا۔ رہے یہودی ان سے میری قرابت کے تعلقات ہیں اور میں ان کو ضرور دیتی رہتی ہوں۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس لونڈی سے پوچھا کہ اس شکایت کی وجہ کیا ہے؟ لونڈی نے کہا کہ مجھے شیطان نے بہکا دیا تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کو راہ اللہ آزاد کر دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال رمضان سنہ ۵۰ھ میں ہوا۔ ان سے دس احادیث مروی ہیں۔ ان کے ماموں رفاعہ بن سموال صحابی تھے۔ ان کی حدیث موطا امام مالک میں ہے۔ (رحمۃ للعالمین، جلد: دوم / ص: ۲۲۲)

باب چاندی کے برتن میں کھانا کیسا ہے؟

۵۴۲۶- باب الأكل في إناء مَقْصُصٍ

۵۴۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حَدِيقَةَ، فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: لَوْ لَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هَذَا، وَلَكِنِّي

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ یہ لوگ حدیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی (چاندی کے پیالے میں) لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو انہوں نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور کہا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع نہ کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے

وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پیو اور نہ ان کی ہالیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مسلمانوں کے لیے قطعاً حرام ہے۔

باب کھانے کا بیان

(۵۴۲۷) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا سمجھو جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ)).

۳۰- باب ذِكْرِ الطَّعَامِ

۵۴۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَنْجُرِجَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ: لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيحٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ)).

[راجع: ۵۰۲۰]

اس حدیث سے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ نکالا کہ مزیدار اور خوشبودار کھانا کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثال کھانے کا شکر بجالائے اور مزیدار کھانے کھانا زہد اور درویشی کے خلاف نہیں ہے اور جو بعض جاہل فقیر مزیدار کھانے کو پانی یا نمک ملا کر بد مزہ کر کے کھاتے ہیں یہ اچھا نہیں ہے۔ بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ خوش ذائقہ کھانے پر خوش ہونا چاہیے۔ اسے بد ذائقہ بنانا حماقت اور نادانی ہے۔ ایسے جاہل فقیر شریعت الہی کو الٹ پلٹ کرنے والے حلال و حرام کی نہ پرواہ کرنے والے درحقیقت دشمن اسلام ہوتے ہیں۔ اعلیٰ من ضرور ہم آمین۔

(۵۴۲۸) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی

۵۴۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ،

كَفَضَلَ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)). ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

اسی لیے ثرید کھانا بھی گویا بہترین کھانا کھانا ہے جو آج بھی مسلمانوں میں مرغوب ہے۔ خصوصاً عجمان رسول ﷺ میں آج بھی ثرید بنا کر کھانا مرغوب ہے۔

(۵۴۲۹) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک نے بیان کیا، ان سے کسی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے۔ پس جب کسی شخص کی سفری ضرورت حسب فشا پوری ہو جائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آ جانا چاہیئے۔

[راجع: ۱۸۰۴]

پہلے زمانوں میں سفر واقعی نمونہ ستر ہوتا تھا مگر آج کے حالات بدل گئے ہیں پھر بھی سفر میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے حدیث بڑا کالم آج بھی باقی ہے۔

باب سالن کا بیان

(۵۴۳۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے، ان سے ربیعہ نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کی تین سنتیں قائم ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں (ان کے مالکوں سے) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولاء کا تعلق ہم سے ہی قائم ہو گا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جب بھی ولاء اسی کے ساتھ قائم ہو گا جو آزاد کرے گا۔ پھر بیان کیا کہ بریرہ آزاد کی گئیں اور انہیں اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں اور تیسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، چو لھے پر ہانڈی پک رہی تھی۔ آپ نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت (پکتے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے یا رسول اللہ! لیکن وہ گوشت تو بریرہ کو صدقہ میں ملا ہے، انہوں نے ہمیں ہدیہ کے طور پر

۳۱- باب الأذم

۵۴۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ : كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الْوَلَاءُ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ بَنَيْتُ إِشْتَرِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). قَالَ : وَأُعْتِقْتُ فَخَيْرْتُ فِي أَنْ تَقْرَ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تَفَارِقَهُ. وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَقُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأَتَيْتُ بِخَبْزٍ وَأُذْمٍ مِنْ أُذْمِ الثَّنِيَّتِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أَرَأَ لَحْمًا؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَلَكِنَّهُ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَيْتُهُ لَنَا فَقَالَ: ((هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا)).

[راجع: ۴۵۶]

دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لیے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

باب میٹھی چیز اور شہد کا بیان

(۵۴۳۱) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

اس نیت سے میٹھی چیز اور شہد کھانا بھی عین ثواب ہے۔ محبت نبوی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز آپ نے پسند فرمائی ہم بھی اسے پسند کریں ایسے ہی لوگوں کا نام الحمدیث ہے۔

(۵۴۳۲) ہم سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابن ابی الدیک نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذب نے، انہیں مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا۔ نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگا لیتا اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لیے کتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی۔ مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لیے سب سے بہترین شخص حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ گھی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا۔ ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

۳۲- باب الخلواء والغسل

۵۴۳۱- حدثني إسحاق بن إبراهيم الحنظلي عن أسامة عن هشام قال: أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ يحب الخلواء والغسل. [راجع: ۴۹۱۲]

۵۴۳۲- حدثنا عبد الرحمن بن شيبه قال: أخبرني ابن أبي الفديك عن ابن أبي ذب عن أمية بن عبد الله بن منقر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كنت أخدم النبي ﷺ لبس بطني، حين لا أكل الخبز، ولا ألبس الحرير، ولا يخدمني فلان ولا فلانة، وألصب بطني بالحصباء، وأستفريء الرجل الآية وهي معي كمي ينقلب بي فيطعمني. وخير الناس للمساكين جعفر بن أبي طالب: ينقلب بنا فيطعمنا ما كان فيه بينه، حتى إن كان ليخرج إلينا العكة ليس فيها شيء، فنشتقها فنلحق ما فيها. [راجع: ۳۷۰۸]

ابن منیر نے کہا چونکہ اکثر کیوں میں شہد ہی ہوتا ہے اور ایک طریق میں اس کی صراحت آئی ہے یعنی شہد کی کچی تو باب کی مناسبت حاصل ہو گئی۔ گویا امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا گھی کا ڈبہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دس سال بڑے تھے۔ ماجرین جشہ کے سردار رہے۔ سنہ ۷ھ میں مدینہ واپس تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ غزوہ خیبر میں تھے یہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ کو فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے

یا جعفر کے آنے کی۔ سنہ ۸ھ میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ تلوار اور نیزے کے نوے سے زیادہ زخم ان کے سامنے کی طرف موجود تھے۔ دونوں بازو جڑ سے کٹ گئے تھے عمر مبارک بوقت شہادت چالیس سال کی تھی۔

باب کدو کا بیان

۳۳- باب الذُّبَاء

(۵۴۳۳) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے ازہر بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے، ان سے شامہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے۔ اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کو اسے میں نے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۴۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى مَوْلَى لَهُ خَبَاطًا، فَأَتَى بِذُبَاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. [راجع: ۲۰۹۲]

تشریح ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کدو کھاتے اور کہتے تو وہ درخت ہے جو مجھ کو بہت ہی زیادہ محبوب ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ تجھ سے محبت رکھتے تھے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ کدو آپ کو سب کھانوں میں زیادہ پسند تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہانڈی میں کدو زیادہ ڈالو اس سے آدمی کا رنج دفع ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کدو اور خرما وہ دونوں جنت کے میوے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو طاقت ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کدو بصارت کو قوی کرتا اور قلب کو روشن کرتا ہے۔

باب اپنے دوستوں اور مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا تکلف سے تیار کرانے

۳۴- باب الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ.

صرف اتنا ہی تکلف جو حد اسراف میں نہ ہو۔

(۵۴۳۴) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو واہل نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ حضرت ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے ان غلام سے کہا کہ تم میری طرف سے کھانا تیار کر دو۔ میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے آدمیوں کے ساتھ بلا کر لائے۔ ان کے ساتھ ایک صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پانچ آدمیوں کی تم نے دعوت کی

۵۴۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَذْعُو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَذَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَجَعَلَهُمْ رَجُلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ

ہے مگر یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، اگر چاہو تو انہیں اجازت دو اور اگر چاہو منع کر دو۔ حضرت ابو شعیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انہیں بھی اجازت دے دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر ان کے شرکاء کو اس میں سے کوئی چیز دینے نہ دینے کا اختیار ہے۔

[راجع: ۲۰۸۱]

تشیع باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرایا تو ضرور اس میں تکلف کیا ہو گا۔ معلوم ہوا کہ میزبان کو اختیار ہے کہ جو بن بلائے چلا آئے اس کو اجازت دے یا نہ دے۔ بن بلائے دعوت میں جانا حرام ہے مگر جب یہ یقین ہو کہ میزبان اس کے جانے سے خوش ہو گا اور دونوں میں بے تکلفی ہو تو درست ہے۔ اسی طرح اگر عام دعوت ہے تو اس میں بھی جانا جائز ہے۔

باب صاحب خانہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی وہ کھائے

(۵۴۳۵) مجھ سے عبد اللہ بن مزیر نے بیان کیا، انہوں نے نضر سے سنا، انہیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نو عمر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ آنحضرت ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ ایک پیالہ لایا جس میں کھانا تھا اور اوپر کدو کے قتلے تھے۔ آپ کدو تلاش کرنے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قتلے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھنے کے بعد) غلام اپنے کام میں لگ گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا، جب میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ عمل دیکھا۔

کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے، غلام دسترخوان پر کھانا رکھنے کے بعد دوسرے کام میں لگ گیا اور ساتھ کھانے نہیں

تَبَعًا، فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ. قَالَ بَلْ أَذْنْتُ لَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنَاقِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلَكِنْ يَنَاقِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي بَلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدْعُو.

۳۵- باب مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى

طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۵۴۳۵- حدثني عبد الله بن مزيّر سمع النضر أخبرنا ابن عون قال: أخبرني ثمامة بن عبد الله بن أنس عن أنس رضي الله عنه قال: كنت غلاماً أمشي مع رسول الله ﷺ فدخل رسول الله ﷺ على غلام له خياط، فاتاه بقصعة فيها طعام وعليه دباء، فجعل رسول الله ﷺ يتبع الدباء. قال: فلما رأيت ذلك جعلت أجمعه بين يديه، قال فأقبل الغلام على عمله. قال أنس: لا أزال أحب الدباء بعد ما رأيت رسول الله ﷺ صنع

[راجع: ۲۰۹۲]

بیضا۔ اس سے باب کا مسئلہ ثابت ہوا۔

۳۶- باب الْمَرْقِ

۵۴۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَطْعَمَ صَنَعَهُ، فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِقُرْبِ خَبَزٍ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَاءَ بَعْدَ يَوْمَيْهِ. [راجع: ۲۰۹۲]

باب شوربہ کا بیان
(۵۴۳۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک بن انس نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا گیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

محبت کا یہی تقاضا ہے کہ جسے محبوب پسند کرے اسے محب بھی پسند کرے۔ سچ ہے۔ ان المحب لمن يحب مطيع۔ جعلنا الله منهم

آمین۔

حضرت امام مالک بن انس بن امی امام دارالہجرت کے لقب سے مشہور ہیں۔ سنہ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر ۸۳ سال سنہ ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ شاہ ولی اللہ رحمہ فرماتے ہیں کہ جب کسی حدیث کی سند حضرت امام مالک رحمہ تک پہنچ جاتی ہے تو وہ حدیث نہایت اعلیٰ مقام صحت تک پہنچ جاتی ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت ہارون رشید جیسے ایک ہزار علماء اور وہ لوگ ان کے شاگرد ہیں۔

۳۷- باب الْقَدِيدِ

۵۴۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ يَأْكُلُهَا. [راجع: ۲۰۹۲]

باب خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کا بیان
(۵۴۳۷) ہم سے حکیم ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن انس نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک بن انس نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شوربہ لایا گیا۔ اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے تھے، پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اس میں سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔

(۵۴۳۸) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن عاصم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا کہ تین دن سے زیادہ گوشت قربانی والا رکھنے سے منع فرمایا ہو۔

۵۴۳۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامِ جَاعَ النَّاسُ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيَّ

صرف اس سال یہ حکم دیا تھا جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے۔ مقصد یہ تھا کہ جو لوگ غنی ہیں وہ گوشت محتاجوں کو کھلائیں (اور جمع کر کے نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر کے رکھ لیتے تھے اور پندرہ دن بعد تک (کھاتے تھے) اور آل محمد ﷺ نے کبھی سالن کے ساتھ گیسوں کی روٹی تین دن تک برابر سیر ہو کر نہیں کھائی۔

الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا.

[راجع: ۵۴۲۳]

تشیخ آل محمد ﷺ کے سلسلہ میں آپ کے فرزندان زینہ تین تھے مگر تینوں حالت طفلی میں اللہ کو پیارے ہو گئے، جن کے نام قاسم، عبد اللہ اور ابراہیم رضی اللہ عنہم ہیں اور دختران طاہرہ چار ہیں۔ بیٹیوں میں (۱) حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت قاسم سے چھوٹی اور دیگر اولاد النبی سے بڑی ہیں۔ (۲) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت زینب سے چھوٹی ہیں۔ (۳) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں (۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے ایک خاص وصیت فرمائی تھی کہ میری بیٹی اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرو۔ یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ولا تکلنی الی نفسی طرفہ عین واصلح لی شانی کله (بیہقی) آل رسول ﷺ کا لفظ ان سب پر ان کی آل اولاد پر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کی اولاد پر بولا جاتا ہے۔

باب جس نے ایک ہی دسترخوان پر کوئی چیز اٹھا کر اپنے

دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (امام بخاری رحمہ اللہ نے) کہا کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اجازت کے بغیر) ایک دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائی جائے۔

(۵۴۳۹) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضرت ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربہ، جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا، پیش کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں۔ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔ شامہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر

۳۸- باب مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى

صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا. قَالَ :

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ : لَا بَأْسَ أَنْ

يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ

هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى.

۵۴۳۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ

خِطَاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ،

قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى

ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ

وَقَدِيدٌ، قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقُصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ

أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ

اَنَسٍ فَجَعَلْتُ اُجْمَعُ الدَّبَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ میں آنحضرت ﷺ کے سامنے کدو کے قتلے (تلاش کر کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔ [راجع: ۲۰۲۹]

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی شامہ کی روایت سے ترجمہ باب نکالا ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک دسترخوان والے دوسرے شخص کو جو اس دسترخوان پر بیٹھا ہو کھانا دے سکتے ہیں خواہ کھانا ایک ہی برتن میں ہو یا علیحدہ برتنوں میں مگر جس کو کھانا دے رہے ہیں اس کی مرضی بھی ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شکم سیر ہو رہا ہو اسے کھانا دینا اس کی اجازت بغیر غلط ہوگا۔

باب تازہ کھجور اور ککڑی ایک ساتھ کھانا

۳۹- باب الرُّطْبِ بِالْقِثَاءِ

(۵۴۴۰) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۵۴۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِثَاءِ۔

[طرفہ فی: ۵۴۴۷، ۵۴۴۹]۔

یہ بڑی دانائی اور حکمت کی بات ہے ایک دوسری کی مصلح ہیں کھجور کی گرمی ککڑی توڑ دیتی ہے جو ٹھنڈی ہے، حضرت عبداللہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کے پہلے بیٹے ہیں جو جش میں پیدا ہوئے۔ کثرت سخاوت سے ان کا لقب بحر الجود تھا۔ حد درجہ کے عبادت گزار تھے۔ سنہ ۸۰ھ میں بصرہ ۹۰ سال مدینۃ المنورہ میں وفات پائی (رحمہ اللہ)

باب ردی کھجور (بوقت ضرورت راشن تقسیم کرنے) کے

۴۰- باب الحَشَفِ

بیان میں

(۵۴۴۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عباس جریری نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک نمان رہا، وہ اور ان کی بیوی اور ان کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی۔ رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے پھر وہ دوسرے کو جگادیتے اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ایک ان میں خراب تھی۔

۵۴۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: تَصَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَأَمْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْثَبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّي هَذَا، ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا. فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ۔ [راجع: ۵۴۱۱]

مگر انہوں نے اسے بھی بخوشی قبول کیا۔ اطاعت شکاری کا یہی تقاضا ہے نہ کہ ان مقلدین جاہلین کی طرح جو بیٹھا بیٹھا پ اور کڑوا کڑوا تھو کے موافق عمل کرتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ حدیث سے بوقت ضرورت راشن تقسیم کرنا بھی ثابت ہوا جو

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ہذا سے ثابت فرمایا ہے اور آپ کے اجتہاد علمی کی دلیل ہے پھر بھی کتنے معاند مقلد عقل کے خود کو رہے ہیں جو حضرت امام کو مجتہد نہیں مانتے بلکہ مثل اپنے مقلد مشہور کرتے ہیں، نعوذ باللہ۔

(۵۴۴۱ م) ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن زکریا نے بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کھجور تقسیم کی پانچ مجھے عنایت فرمائیں چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی جو میرے دانتوں کے لیے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۵۴۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَنَا تَمْرًا، فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ : أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِيضْرِبَنِي.

[راجع: ۵۴۱۱]

تفسیر: غلہ کی کم پائی کے زمانہ میں ان احادیث سے سرکاری سطح پر راشن کی تقسیم کا طریقہ ثابت ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ راشن اچھا ہوا یا بدی برابر حصہ سب کو تقسیم کرنا چاہیے۔ آج کے دور گرانی میں راشن کی صحیح تقسیم کے لیے ان احادیث نبوی میں بڑی روشنی ملتی ہے مگر دیکھنے سمجھنے عملی جامہ پہنانے کے لیے دیدہ بینا کی ضرورت ہے نہ کہ آج کل جیسے بددیانت تقسیم کاروں کی جن کے ہاتھوں صحیح تقسیم نہ ہونے کے باعث مخلوق خدا پریشان ہے یہ راشن تقسیم کرنے کا دوسرا واقعہ ہے۔

باب تازہ کھجور اور خشک کھجور کے بیان میں

۴- باب الرُّطْبِ وَالتَّمْرِ

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) حضرت مریم کو خطاب ”اور اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاتو تم پر تازہ تر کھجوریں گریں گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهَزِّيْ بِجَنْدِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا حَنِيئًا﴾

(۵۴۴۲) اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے منصور ابن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) پیٹ بھرتے رہے۔

۵۴۴۲- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةٍ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [راجع: ۵۳۸۳]

تفسیر: آیت میں تر کھجور کا ذکر ہے اسی لیے یہاں اسے نقل کیا گیا۔ آیت میں اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت مریم علیہا السلام حالت زچگی میں کھجور کے درخت کے نیچے ٹمگین بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اطمینان دلایا اور تازہ کھجوروں سے ان کی ضیافت فرمائی۔

(۵۴۴۳) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے قرض

۵۴۴۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میری کھجوریں تیار ہونے کے وقت لے لے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بزرگہ کے راستہ میں تھی۔ ایک سال کھجور کے بلغ میں پھل نہیں آئے۔ پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے پاس آیا لیکن میں نے تو بلغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا۔ اس لیے میں آئندہ سال کے لیے مہلت مانگنے لگا لیکن اس نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ اس کی خبر جب رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر رضی اللہ عنہ کے لیے ہم مہلت مانگیں گے۔ چنانچہ یہ سب میرے پاس میرے بلغ میں تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ اس یہودی سے گفتگو فرماتے رہے لیکن وہ یہی کتا رہا کہ ابوالقاسم میں مہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے بلغ میں چاروں طرف پھرے پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی لیکن اس نے اب بھی انکار کیا پھر میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی تازہ کھجور لا کر آنحضرت ﷺ کے سامنے رکھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو تناول فرمایا پھر فرمایا جابر! تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لیے کچھ فرش بچاؤ۔ میں نے بچا دیا تو آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کھجور لایا۔ آنحضرت ﷺ نے اس میں سے بھی تناول فرمایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی۔ اس نے اب بھی انکار کیا۔ آنحضرت ﷺ دوبارہ بلغ میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ جابر! جاؤ اب پھل توڑو اور قرض ادا کرو۔ آپ کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے بلغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں بیچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث میں جو عروض کا لفظ ہے۔ عروض ”اور عریش“ عمارت کی

اللہ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ، وَكَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَمَرِي إِلَى الْجَذَادِ، وَكَانَتْ لِحَابِرِ الْأَرْضِ النَّبِيَّ بِطَرِيقِ رُومَةٍ فَجَلَسْتُ فَخَلَا عَامًا، فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَذَادِ وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ اسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ، فَيَأْتِي فَأَخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ ((امْشُوا نَسْتَنْظِرُ لِحَابِرِ مِنَ الْيَهُودِيِّ)). فَجَاؤُونِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ، يَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ لَا أَنْظِرُهُ. فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ. فَأَتَى. فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقِلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((أَفْرُشُ لِي فِيهِ)). فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَضِيبَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ، فَأَتَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرُّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا جَابِرُ، جُدْ وَأَقْضِ)). فَوَقَفَ فِي الْجَذَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَقَضَلَ مِنْهُ. فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ: ((أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). عَرُوشٌ وَعَرِيشٌ: بَنَاءٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعْرُشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ

ذَلِكَ، يُقَالُ غَرُوشَهَا أَنْبِيَتُهَا۔ چھت کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ (سورۃ انعام میں

لفظ) معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں۔ دوسری آیت

(سورۃ بقرہ) میں خاویۃ علی عروشہا یعنی اپنی چھتوں پر گرے ہوئے۔

حدیث میں خشک و تر کھجوروں کا ذکر ہے۔ یہی وجہ مطابقت ہے آپ کی دعا۔ برکت سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قرض ادا ہو گیا۔

باب کھجور کے درخت کا گوند کھانا جائز ہے

۴۲- باب أَكْلِ الْجُمَارِ

(الجمار والجامور) درخت خرما کا گوند جو چربی کی طرح سفید ہوتا ہے (مصابح)

(۵۴۴۴) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے

ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے

مجاہد نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی

کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کے درخت کا

گاجہ لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بعض درخت ایسے ہوتے ہیں

جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے۔ میں نے خیال کیا

کہ آپ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہ

کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے یا رسول اللہ! لیکن پھر جو میں

نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو آدمی اور تھے اور میں ان

میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اس لیے میں خاموش رہا پھر آپ نے

فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۵۴۴۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ:

حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ

النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسٌ، إِذْ أَتَى بِجُمَارٍ نَخْلَةٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا

بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ))، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي

النَّخْلَةَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ التَفْتُ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ

عَشْرَةٍ أَنَا أَخَذْتُهُمْ، فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ

ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)). [راجع: ۶۱]

کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے گاجہ میں ایسی بو ہوتی ہے جیسی آدمی کے نطفہ میں اور اس کا

سرکٹ ڈالو تو وہ آدمی کی طرح مرجاتا ہے اور درخت نہیں مرتے بلکہ پھر ہرے بھرے ہو جاتے ہیں مگر کھجور کا سر آدمی

کے سر کی مثال ہے۔ اسی لیے حکماء نے کھجور کو ایسی آخری نباتات سے قرار دیا ہے کہ وہاں سے حیوانات اور نباتات میں اتصال بہت

قریب ہوتا ہے۔

باب عَجْوہ کھجور کا بیان

۴۳- باب الْعَجْوَةِ

(۵۴۴۵) ہم سے جمعہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

مروان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی،

انہوں نے کہا ہم کو عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں،

۵۴۴۵- حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ

سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ

النَّوْمُ سَمٌّ وَلَا سِخْرٌ)). اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

سند میں جمعہ بن عبد اللہ راوی کی کنیت ابو بکر بلخی ہے اور نام ہے یحییٰ، جمعہ ان کا لقب ہے، ابو خاقان بھی ان کی کنیت ہے۔ ان سے ایک یہی حدیث اس کتاب میں مروی ہے اور باقی کتب ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے۔ عجمہ مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام ہے۔

باب دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا

۴۴- باب الْفَرَّانِ فِي التَّمْرِ

منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھا رہا ہو۔

(۵۴۴۶) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جبکہ بن تحیم نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب وہ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے راشن میں ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوتے تو وہ فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے، پھر فرمایا سوا اس صورت کے جب اس کو کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا ٹکڑا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

۵۴۴۶- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامٌ سَنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، رَزَقْنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ: لَا تَقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْفَرَّانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ: الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ۲۴۵۵]

یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔

باب کلڑی کھانے کا بیان

۴۵- باب الْقَنَاءِ

(۵۴۴۷) مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کو کلڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۵۴۴۷- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقَنَاءِ. [راجع: ۵۴۴۰]

باب کھجور کے درخت کی برکت کا بیان

۴۶- باب بَرَكََةِ النَّخْلِ

(۵۴۴۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے بیان کیا، ان سے زبید نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے بیان کیا، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم

۵۴۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ

الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلُ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ)). [راجع: ۶۱]

ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت مثل مسلمان کے ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

جس کا پھل بے حد مقوی اور بہترین لذت والا شیریں ہوتا ہے۔ مسلمان کو بھی ایسا ہی بن کر رہنا چاہیے اور اپنی ذات سے خلق اللہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہیے۔ کسی کو ناحق ایذا رسانی مسلمان کا کام نہیں ہے۔ کھجور مدینہ منورہ کی خاص پیداوار ہے۔ یہ اس لیے بھی مسلمانوں کو زیادہ محبوب ہے۔

باب ایک وقت میں دو طرح کے (پھل) یا دو قسم کے کھانے جمع کر کے کھانا

(۵۴۳۹) ہم سے ابن مقفل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلی کے ساتھ کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلا کر کھانے پر بٹھانا

(۵۴۵۰) ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مد جو لیا اور اسے پیس کر اس کا خلیفہ (آٹے کو دودھ میں ملا کر پکاتے ہیں) پکایا اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (بلانے کے لیے) بھیجا۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گیا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا کھانے کے لیے بلایا۔ آپ نے دریافت فرمایا اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں؟ چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ تو

۴۷- باب جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوْ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

۵۴۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقَيْثَاءِ. [راجع: ۵۴۴۰]

۴۸- باب مَنْ أَذْخَلَ الصَّيْفَانَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ،

وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ

۵۴۵۰- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مِينَانِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ أُمُّهُ عَمَدَتْ إِلَى مَدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَنَتْ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَصَتْ عَصَاً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: ((وَمَنْ مَعِي)). فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ

فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی چلیں گے۔ اس پر ابو طلحہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لیے پکائی ہے۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس اندر بلاؤ۔ چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا پیٹ بھر کر کھایا پھر فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس اور بلاؤ۔ یہ دس بھی اندر آئے اور پیٹ بھر کر کھایا پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے کھانا کھایا پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

باب لسن اور دوسری (بدبودار) ترکاریوں کا بیان۔ (جیسے پیاز

مولیٰ وغیرہ) اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

آنحضرت ﷺ سے کراہت نقل کی ہے

(۵۴۵۱) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو لسن کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا۔ البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (لسن) کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

یعنی ہمارے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو کیونکہ ان کی بو سے فرشتوں کو اور نمازیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر خوب صاف کر کے یا کچھ کھا کر بو کو دور کیا جاسکے تو امر دیگر ہے۔ آج کل بیڑی سگریٹ پینے والوں کے لیے بھی منہ کی مٹائی کا یہی حکم ہے۔

(۵۴۵۲) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے لسن یا پیاز کھائی ہو تو اسے چاہئے کہ ہم سے دور رہے۔ یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد سے دور رہے۔

شَيْءٌ صَنَعْتَهُ أَمْ سَلِمَ، فَدَخَلَ فَجِئَاءَ بِهِ وَقَالَ: ((أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ)). فَدَخَلُوا، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ: ((أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ)). فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: ((أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةَ)). حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

۴۹- باب مَا يَكْرَهُ مِنَ الثُّومِ

وَالْبُقُولِ.

فِيهِ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۴۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قِيلَ لَأَنْسَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا)).

[راجع: ۸۵۶]

۵۴۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا)).

[راجع: ۸۵۴]

تشریح اگر لسن یا پیاز پکا کر کھائی جائے جبکہ اس میں بو نہ رہے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے۔

باب کبث کا بیان اور وہ پیلو کے درخت

۵۰۔ باب الْكَبْثِ، وَهُوَ ثَمَرُ

کا پھل ہے

الْإِرَاكِ

(۵۴۵۳) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام مرا الظہران پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۵۴۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَخْبِي الْكَبْثَ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ)) فَقَالَ: أَكُنْتُ تَرْغَى الْغَنَمَ. قَالَ: ((وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟)). [راجع: ۳۴۰۶]

تشریح اس میں بڑی بڑی حکمتیں تھیں، جیسے پیٹھری کی وجہ سے غرور نہ آنا، دل میں شفقت پیدا ہونا، بکریاں چرا کر آدمیوں کی قیادت کرنے کی لیاقت پیدا کرنا۔ درحقیقت ہر نبی و رسول اپنی امت کا راعی ہوتا ہے اور امت بمنزلہ بکریوں کے ان کی رعیت ہوتی ہے۔ اس لیے یہ تمثیل بیان کی گئی۔

باب کھانا کھانے کے بعد کلی کرنے کا بیان

(۵۴۵۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے سوید بن نعمان نے، کہا کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہار پر پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ کھانے میں ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا اور آنحضور ﷺ کلی کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے بھی کلی کی۔

۵۱۔ باب الْمُضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ.
۵۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْمُهَنْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَأَكَلْنَا، فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمُضْمَضَ وَمُضْمَضْنَا. [راجع: ۲۰۹]

(۵۴۵۵) یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا ہم سے سوید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے جب ہم مقام صہار پر پہنچے۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی دوری پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ

۵۴۵۵۔ قَالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ : أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْمُهَنْبَاءِ قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا

علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا لیکن ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا اور سفیان نے کہا گویا کہ تم یہ حدیث سنی ہی سے سن رہے ہو۔

بَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلَكَنَاهُ فَالْكُلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى.

[راجع: ۲۰۹]

باب رومال سے صاف کرنے سے پہلے

انگلیوں کو چاٹنا

(۵۳۵۶) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ چائے یا کسی کو چٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۵۲- باب لَفَقِ الْأَصَابِعِ وَمَصَّهَا

قَبْلَ أَنْ تُمَسِّحَ بِالْمِنْدِيلِ

۵۴۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا)).

یہاں رومال سے مراد وہ کپڑا ہے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چکنائی دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ نے انگلیاں چاٹ کر اس رومال سے ہاتھ صاف کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ حدیث میں صاف طور پر لفظ رومال نہیں ہے مگر حضرت امام نے حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جسے مسلم نے نکالا ہے۔ جس کے الفاظ ہیں کہ فلا یمسح یدہ بالمندیل یعنی ہاتھوں کو رومال سے پونچھنے سے پہلے چاٹ کر صاف کر لے۔

تَشْنِیْجُ

باب رومال کا بیان

۵۳- باب الْمِنْدِيلِ

جس سے کھانا کھا کر ہاتھ پونچھتے ہیں۔

(۵۳۵۷) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے محمد بن فلج نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے، ان سے سعید بن الحارث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے سعید بن الحارث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) جو آگ پر رکھی ہو وضو کے متعلق پوچھا (کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا اور اگر میسر آجھی جاتا تھا تو سوا ہماری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا (اور ہم انہیں سے اپنے ہاتھ صاف کر کے) نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو۔

۵۴۵۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكْفَأُ وَسَوَاعِدُنَا وَأَقْدَامُنَا. ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

اگر پہلے سے ہوتا تو نیا وضو نہیں کرتے تھے۔

۵۴- باب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ

طَعَامِهِ؟

۵۴۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا)). [طرفه بي: ۵۴۵۹].

۵۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ، وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّأَنَا وَأَرْوَأَنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ)). وَقَالَ مَرَّةً: ((لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى رَبَّنَا)).

[راجع: ۵۴۵۸]

باب کھانا کھانے کے بعد کیا دعا

پڑھنی چاہیئے؟

(۵۴۵۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے، بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو، اے ہمارے رب!

(۵۴۵۹) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ثور بن یزید نے بیان کیا، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضرت ﷺ اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا۔ ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس نعمت کے منکر نہیں ہیں۔ اور ایک مرتبہ فرمایا ”تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں اے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے اور نہ یہ ہمیشہ کے لیے رخصت کیا گیا ہے۔ (یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے نیازی کا خیال نہ ہو۔ اے ہمارے رب!“

دوسری روایات کی بنا پر یہ دعا بھی مسنون ہے الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين دوسرے کے گھر کھانے کے بعد ان لفظوں میں ان کو دعا دینی چاہیئے۔ اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم۔

باب خادم کو بھی ساتھ میں کھانا کھانا مناسب ہے

(۵۴۶۰) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد نے، وہ زیاد کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب تم

۵۵- باب الْأَكْلُ مَعَ الْخَادِمِ

۵۴۶۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

میں کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ) اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔

باب شکر گزار کھانے والا (ثواب میں) صابر روزہ دار کی

طرح ہے اس مسئلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث نبوی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو

اور دوسرا شخص بھی اس کے ساتھ طفیلی ہو جائے تو اجازت لینے کے لیے وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ آگیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تم کسی ایسے مسلمان کے گھر جاؤ (جو اپنے دین و مال میں) غلط کاموں سے بدنام نہ ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

(۵۴۶۱) ہم سے عبد اللہ بن ابی اسود نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے، ان سے اعش نے، ان سے شقیق نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی ابو شعیبہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ وہ صحابی نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو۔ میں حضور اکرم ﷺ کو چار دوسرے آدمیوں کے ساتھ دعوت دوں گا۔ غلام نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابو شعیبہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ ان کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلے گئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو شعیبہ! یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، اگر تم چاہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيَنَاولْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّةٌ وَعِلَاجَةٌ)). [راجع: ۲۵۵۷]

۵۶- باب الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، مِثْلُ

الصَّائِمِ الصَّابِرِ.

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۷- باب الرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ

فَيَقُولُ: وَهَذَا مَعِيَ. وَقَالَ أَنَسٌ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَهَمُ فُكْلٌ مِنْ طَعَامِهِ، وَاشْرَبَ مِنْ شَرَابِهِ

۵۴۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لِحَامٌ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ، فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَامِ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لَعْلَى أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةِ. فَصَنَعَ لِي طَعِيمًا، ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا شُعَيْبٍ، إِنَّ رَجُلًا تَبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ)). قَالَ لَا بَلْ أَذْنْتُ لَهُ.

چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کیا نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

[راجع: ۲۰۸]

مگر اس طرح ہر سی کے گھر چلے جانا یا کسی کو اپنے ساتھ میں لے جانا جائز نہیں ہے، کوئی مخلص دوست ہو تو بات الگ ہے۔

باب شام کا کھانا حاضر ہو تو نماز کے لیے

جلدی نہ کرے

۵۸- باب إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ فَلَا

يَعْجَلُ عَنْ عِشَائِهِ

بلکہ پہلے کھانے سے فارغ ہو جانا بہتر ہے۔

(۵۴۶۲) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا، کہا انہوں نے کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہؓ نے خبر دی، انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کٹ کٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ گوشت اور چھری جس سے آپ کٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھائی اور اس نماز کے لیے نیا وضو نہیں کیا۔

۵۴۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْتَرُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْفَاها وَالسَّكِينِ النَّبِيِّ كَانَ يَخْتَرُ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ۲۰۸]

(۵۴۶۳) ہم سے معلى بن اسد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

۵۴۶۳- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ)).

اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے، ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اسی کے مطابق۔

وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(۵۴۶۴) اور ایوب سے روایت ہے، ان سے نافع نے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا اور اس وقت آپ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

۵۴۶۴- وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. [راجع: ۶۷۳]

معلوم ہوا کہ کھانا اور جماعت ہر دو حاضر ہوں تو کھانا کھالینا مقدم ہے ورنہ دل اس کی طرف لٹکا رہے گا۔

(۵۴۶۵) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان

۵۴۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وہیب اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ ”جب رات کا کھانا رکھا جا چکے۔“

یعنی کھانا سامنے آجائے تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے تاکہ پھر نماز سکون سے ادا کی جاسکے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر جب تم کھانا کھا چکو تو دعوت والے کے گھر سے اٹھ کر چلے جاؤ

۵۹- باب قول اللہ تعالیٰ : ﴿فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا﴾

کیونکہ صاحب خانہ کو دیگر امور بھی انجام دینے ہو سکتے ہیں کھانا کھانے کے بعد ان کا وقت لینا خلاف ادب ہے۔ ہاں وہ اگر بخوشی دوستانہ گفتگو کے لیے از خود روکنا چاہے تو امر دیگر ہے۔

(۵۴۶۶) مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقع تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہو کر) جا چکے تھے۔ آخر آپ بھی کھڑے ہو گئے اور چلتے رہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے رہ گئے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لیے آپ واپس تشریف لائے) میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ پر پہنچے پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے اور میرے

۵۴۶۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِالْحِجَابِ، كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ.